ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مارچ 1952

مہنت پرگداس جی گرو بھگوانداس جی
بنام
پٹیل اشور لال بھائی نرسیبھائی و دیگر

[سید فضل علی، مکھرجی اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

مجموع ضابطہ دیوانی (ایکٹ V، سال 1908) دفعہ 92- مذہبی ادارہ- اعتماد کی خلاف ورزی کا الزام ثابت نہیں ہوا- ادارے کے انتظام کے لیے ہدایت نہیں مانگی گئی- عوامی ادارے کے وجود کا اعلان کرنے والی ڈگری- آیا قانونی اور مناسب- دفعہ 92 کے تحت مقدمے کی نوعیت۔

مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت ایک مقدمے میں جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ مدعا علیہ مہنت کی حیثیت سے بد انتظامی اور اعتماد کی خلاف ورزی کا مجرم رہا ہے اور استدعا کر رہا ہے کہ مقدمے میں مندر اور جائیدادوں کو مذہبی اور خیراتی ادارہ قرار دیا جائے اور مدعا علیہ کو گدی سے ہٹا دیا جائے اور اس کی جگہ مناسب جانشین مقرر کیا جائے، ضلعی جج اور عدالت عالیہ نے بیک وقت فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ بد انتظامی یا اعتماد کی خلاف ورزی کا مجرم نہیں ہے اور مقدمہ خارج کر دیا، لیکن اس اثر سے اعلان کیا کہ مدعا علیہ کے قبضے میں مندر اور املاک مذہبی اور خیراتی نوعیت کے عوامی ادارے سے تعلق رکھتی ہیں۔

حکم ہوا کہ، مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت مقدمہ ایک خاص نوعیت کا مقدمہ ہے جو کسی مذہبی یا خیراتی نوعیت کے عوامی ادارے کے وجود کو پیش کرتا ہے اور یہ صرف اس صورت میں آگے بڑھ سکتا ہے جب اس طرح کے اعتماد کی خلاف ورزی ہو یا عدالت کی طرف سے ہدایات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے انتظامیہ کے لیے ضروری ہوں اور اسے ایک یا دوسری راحتوں کے لیے استدعا کرنی چاہیے جن کا دفعہ میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس لیے جیسا کہ عدالت عالیان نے بیک وقت پایا کہ اعتماد کی خلاف ورزی کے الزامات نہیں بنائے گئے تھے اور ادارے کے مناسب انتظام کے لیے عدالت کی کوئی ہدایت نہیں مانگی گئی تھی، اسی طرح مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت مقدمے کی بنیاد ہی مطلوب ہو گئی ہے اور مدعیوں کے پاس اپنے مقدمے کے لیے بنائے نالش نہیں تھی؛ اور ان حالات میں عوامی ادارے کے وجود کے بارے میں عدالت عالیہ کا اعلان غیر اہم تھا اور یہ ایک واجب الادا قول سے زیادہ نہیں تھا اور اس طرح کے اعلامیے کو مقدمے کو مسترد کرنے کی ڈگری سے حذف کیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 99، سال 1951۔14 جولائی 1947 کو بمبئی میں نظامِ عدلیہ کی عدالتِ عالیہ (چیف جسٹس اسٹون اور جسٹس ڈکشت) کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، پہلی اپیل نمبر 128، سال 1943 میں، 14 اکتوبر 1942 کو ناڈیاڈ میں کائرہ کے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت کی دیوانی مقدمہ نمبر 15، سال 1928 میں ڈگری کی تصدیق کرتے ہوئے۔

اپیل گزار کے لیے سی۔ کے۔ دفتری (این۔ سی۔ شاہ، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندہ کے لیے رجنی پٹیل۔

1952.7 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مکھرجی نے سنایا۔

یہ اپیل مدعا علیہ کی جانب سے ہے اور یہ مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت ایک مقدمے سے پیدا ہوتی ہے، جس کا آغاز مدعیوں، جو اصل میں نو تھے نے نڈیاد میں کائرہ کی ڈسٹرکٹ جج کی عدالت می کیا تھا۔ نو مدعیوں میں سے، صرف ایک زندہ بچ گیا ہے، اور اب وہ اس اپیل میں واحد مدعا علیہ ہے، باقی سب اس محفوظ قانونی چارہ جوئی کے التوا میں مر چکے ہیں، جو سال 1928 میں شروع ہوئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعیوں کا معاملہ، بنیادی طور پر، یہ تھا کہ ایک کبیر داس، جو ایک مذہبی استاد اور ایک مقدس آدمی تھا، نے ایک فرقے کی بنیاد رکھی جسے کیوالیایا کرونا ساگر پنتھ کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ لامحدود کا ادراک صرف گرو یا روحانی استاد کے بذریعے ہی ممکن ہے۔ کبیر داس نے اپنے پیروکاروں اور شاگردوں سے رقم اور زمینیں حاصل کیں اور اس فنڈ سے اس نے سرسا میں ایک مندر بنایا۔ کبیر داس نے اپنے پرنسپل شاگرد نارائن داس کو گدی پر ان کے جانشین کے طور پر مقرر کیا اور نارائن داس نے ایک اور بڑا مندر بنایا جس میں انہوں نے کبیر داس کی تصویر نصب کی، جس کے دونوں طرف دو عملہ برداروں کی تصاویر تھیں۔ نارائندوں کے بعد مہنت بلدیو داس، بھگوانداس اور پرگداس جی تھے، جو مقدمے میں مدعا علیہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو اس کے پیشرو کی طرف سے عمل میں لائی گئی وصیت کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ، یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ادارے کے استعمال کے برعکس کام کر رہا تھا اور بے ضابطگی، بدانتظامی اور ادارے کی جائیدادوں کو غلط طریقے سے الگ کرنے کا مجرم تھا۔ ان الزامات پر مدعیوں نے استدعا کی کہ:

(1) مدعی کے گوشوارہ میں بیان کردہ جائیدادوں کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ کے زیر انتظام دیگر جائیدادوں کو کیوالیایا کرناساگر پنتھ کی مذہبی اور خیراتی ادارے کی جائیداد قرار دیا جائے۔

(2) مدعا علیہ کو گدی سے ہٹا دیا جائے اور جائیدادوں پر قبضہ کیا جائے اور اس کی جگہ ایک مناسب جانشین مقرر کیا جائے۔

(3) مدعا علیہ سے کہا جائے کہ وہ اپنے انتظام کی مدت کے حسابات پیش کرے؛ اور

(4) ادارے کے مناسب انتظام کے لیے ایک اسکیم تیار کی جا سکتی ہے۔

مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں شکایت میں تمام مادی الزامات کو نظر انداز کیا اور دیگر باتوں کے ساتھ دعوی کیا کہ مقدمہ قابل سماعت نہیں تھا کیونکہ مقدمے کی جائیدادوں کے حوالے سے مذہبی اور خیراتی کردار کا کوئی عوامی اعتماد موجود نہیں تھا جو خود مدعا علیہ کی نجی جائیدادیں تھیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان است استدعاوں پر، ضلعی جج کی طرف سے متعدد مسائل وضع کیے گئے، جن میں سے درج ذیل دونوں پر ابتدائی مسائل کے طور پر مقدمہ چلایا گیا۔

(1) کیا مندر اور جائیدادِ متداعیہ عوامی خیراتی جائیدادیں ہیں؟ اور

(2) اگر نہیں، تو کیا اس عدالت کے پاس مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار ہے؟

18 جولائی 1935 کے اپنے فیصلے کے ذریعے ڈسٹرکٹ جج نے مدعیوں کے خلاف ان دونوں معاملات کا فیصلہ کیا اور مقدمہ خارج کر دیا۔ اس فیصلے کے خلاف مدعیوں نے بمبئی عدالت عالیہ میں اپیل کی۔ اپیل کی سماعت کرنے والے عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مقدمے کی جائیدادوں کی ملکیت ادارے کو ان مقاصد کے لیے برقرار رکھنے کی ذمہ داری کی وجہ سے اس قدر محدود تھی جسے صرف عوامی خیراتی مقاصد کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے، کہ اس مقدمے کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت آنے والا قابل جانا چاہیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دیا گیا اور مقدمے کو اس عدالت میں واپس کر دیا گیا تاکہ اس کی سماعت کی جا سکے اور اس کی قابلیت کے مطابق نمٹا دیا جا سکے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ 24 جنوری 1938 کا ہے۔

اس حکم سے ناراض ہو کر مدعا علیہ نے عدالتی کمیٹی میں اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست کی، لیکن اس درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے خصوصی اجازت کی درخواست کرتے ہوئے پریوی کونسل کے سامنے درخواست دائر کی۔ پریوی کونسل نے بھی اس بنیاد پر اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ معاملہ ابھی بھی عبوری مرحلے میں ہے۔ تاہم، انہوں نے خاص طور پر کہا کہ انکار کا حکم تمام مسائل کا تعین ہونے کے بعد نئی درخواست پیش کرنے پر تعصب کے بغیر تھا۔ اس کے بعد مقدمہ ٹرائل عدالت میں واپس چلا گیا اور فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد پر ڈسٹرکٹ جج اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعیوں کی طرف سے کی گئی بدانتظامی اور اعتماد کی خلاف ورزی کے الزامات ثابت نہیں ہوئے اور اس خیال میں انہوں نے مقدمہ خارج کر دیا، بشرطیکہ عدالت عالیہ کی طرف سے پہلے ہی اعلان کیا گیا ہو کہ مندر اور مدعا علیہ کے قبضے میں موجود جائیدادیں عوامی، مذہبی اور خیراتی جائیدادیں ہیں۔ مدعیوں نے اس فیصلے کے خلاف 14 جولائی 1947 کے اپنے فیصلے کے ذریعے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بمبئی عدالت عالیہ اور عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی، ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کی توثیق کی اور اپیل کو مسترد کر دیا۔

مدعا علیہ اب عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ کی طاقت پر اس عدالت میں آیا ہے؛ اور اگرچہ باضابطہ طور پر یہ 14 جولائی 1947 کو عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی حتمی ڈگری کے خلاف اپیل ہے، لیکن یہ اصل میں 24 جنوری 1938 کو منظور کیے گئے واپسی کے حکم کے جواز کو چیلنج کرتا ہے، جس کے ذریعے عدالت عالیہ نے ڈسٹرکٹ جج کی طرف سے کی گئی برخاستگی کی ڈگری کو الٹ دیا اور مقدمے کو واپس کر دیا، یہ رائے رکھتے ہوئے کہ متنازعہ املاک مذہبی اور خیراتی نوعیت کے عوامی ادارے سے متعلق ہیں۔

اپیل کی حمایت میں پیش ہوئے مسٹر دفتری نے ہمارے سامنے دلیل دی ہے کہ اس سوال پر کہ آیا مقدمے میں موجود جائیدادوں کے سلسلے میں عوامی ادارہ موجود ہے یا نہیں، ٹرائل جج کا نظریہ درست تھا اور یہ کہ عدالت عالیہ کا فیصلہ ریکارڈ پر موجود شواہد کی غلط تعریف پر مبنی ہے۔

ہمیں دونوں اطراف کے فاضل وکیل نے پورے شواہد کے بذریعے لیا ہے۔ لیکن اس نظریے کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ہم اس معاملے میں لینے کی تجویز کرتے ہیں ہم کسی بھی نتیجے کو ریکارڈ کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ آیا مقدمہ میں موجود جائیدادیں عوامی خیراتی ادارے سے متعلق ہیں یا نہیں۔ ہماری رائے میں، مقدمے کی خوبیوں پر نیچے کی دونوں عدالت عالیان کے ذریعے بیک وقت فیصلہ آنے کے بعد، مدعیوں کو اس کردار کا واضح اعلان دینا اور اسے ڈگری کا حصہ بنانا، مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت بنائے گئے مقدمے کے دائرہ کار سے باہر تھا، حالانکہ مقدمہ خود ہی خارج کر دیا گیا تھا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت مقدمہ ایک خاص نوعیت کا مقدمہ ہے جو کسی مذہبی یا خیراتی کردار کے عوامی ادارے کے وجود کو پیش کرتا ہے۔ اس طرح کا مقدمہ صرف اس الزام پر آگے بڑھ سکتا ہے کہ اس طرح کے اعتماد کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا عدالت کی طرف سے ہدایات اس کے انتظام کے لیے ضروری ہیں، اور اسے ان میں سے ایک یا دوسری راحت کے لیے استدعا کرنی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے جن کا دفعہ میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب ان شرائط کو پورا کیا جاتا ہے کہ مقدمہ مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کی دفعات کے ساتھ تصدیق میں لایا جائے۔ جیسا کہ عبد رحیم بنام برکت علی ([1]) میں پریوی کونسل نے مشاہدہ کیا تھا، اس اعلان کے لیے مقدمہ کہ مذہبی ادارے سے متعلق کچھ جائیداد عام قانون کے تحت ہو سکتی ہے لیکن یہ مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ ہمارے سامنے مقدمے میں، شکایت میں کی گئی استدعائیں بلاشبہ دفعہ 92 کی شرائط کے مطابق ہیں اور مقدمہ اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ مدعا علیہ، جس پر عوامی ادارے کے سلسلے میں متولی ہونے کا الزام لگایا گیا تھا، اعتماد کی خلاف ورزی کا مجرم تھا۔ مدعا علیہ نے ادارے کے وجود سے انکار کیا اور مزید اس بات سے انکار کیا کہ وہ بدانتظامی یا اعتماد کی خلاف ورزی کا مجرم ہے۔ انکار یقینی طور پر عدالت کے دائرہ اختیار کو ختم نہیں کر سکتا تھا، لیکن جب عدالت عالیان نے بیک وقت، فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد پر پایا کہ اعتماد کی خلاف ورزی کے الزامات نہیں بنائے گئے تھے، اور چونکہ یہ مدعیوں کا معاملہ نہیں تھا، کہ ادارے کے مناسب انتظام کے لیے عدالت کی کوئی ہدایت ضروری تھی، تو دفعہ 92، مجموع ضابطہ دیوانی کے تحت مقدمے کی بنیاد ہی مطلوب ہو گئی اور مدعیوں کے پاس اس مقدمے کے لیے بنائے نالش نہیں تھی جو انہوں نے قائم کیا تھا۔ ان حالات میں، عوامی ادارے کے وجود کے بارے میں عدالت عالیہ کا نتیجہ مکمل طور پر غیر اہم تھا اور چونکہ اس کا ان بنیادوں سے کوئی تعلق نہیں تھا جن پر کیس کو اصل میں نمٹا دیا گیا تھا، اس لیے اسے مدعیوں کے حق میں اعلانیہ راحت کی شکل میں ڈگری یا حتمی حکم کا حصہ نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ جواب دہندگان کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ اگرچہ مدعی شکایت میں لگائے گئے دیگر الزامات کو ثابت کرنے میں ناکام رہے، لیکن وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہے کہ جائیداد عوامی اور خیراتی ادارے کی ملکیت تھی-ایک ایسی حقیقت جس کی مدعا علیہ نے تردید کی۔ ان حالات میں، عدالت کے لیے مدعیوں کو اس سے کم راحت دینے میں کوئی حرج نہیں تھا جو انہوں نے اصل میں دعوی کیا تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 92 کے تحت بنائے گئے مقدمے میں صرف وہی راحت ہیں جن کا مدعی دعوی کر سکتا ہے اور عدالت دے سکتی ہے جو دفعہ کی مختلف شقوں میں خاص طور پر درج ہیں۔ اس اعلامیے کے لیے استدعا کرنا کہ جائیدادِ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متذاعیہ ادارے کی جائیدادیں ہیں، ان شقوں میں سے کسی کے تحت نہیں آتی ہے۔ جب مدعا علیہ کسی ادارے کے وجود سے انکار کرتا ہے، تو یہ اعلان کہ ادارہ موجود ہے، دفعہ کے تحت دعوی کی گئی مرکزی راحت کے معاون کے طور پر کیا جاسکتا ہے اگر مدعی کو اس کا حقدار ٹھہرایا جاتا ہے؛ لیکن جب مدعی کا معاملہ کارروائی بنائے نالش نہ ہونے کی وجہ سے ناکام ہو جاتا ہے، تو اسے دفعہ 92، مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعات کے تحت اعلانیہ راحت دینے کا کوئی وارنٹ نہیں ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں عوامی اعتماد کے وجود کے بارے میں نتیجہ اخذ کرنا ایک بے سلسلہ کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا اور مقدمے میں حتمی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہماری رائے میں عدالت عالیہ کا فیصلہ برقرار رہنا چاہیے، لیکن ٹرائل عدالت کے ذریعے منظور کردہ اور اپیل پر عدالت عالیہ کے ذریعے تصدیق شدہ فیصلے کا ڈگری اور اختتامی حصہ مدعی کے مقدمے کو صرف اس کے بغیر خارج کرنے کی ہدایت کرے گا جو جائیدادوں کی نوعیت کے بارے میں کسی اعلان کے تابع ہے۔ اس حد تک اپیل کی اجازت ہے اور حتمی ڈگری میں ترمیم کی گئی ہے۔ درج ذیل عدالت عالیان کے ذریعے کیے گئے اخراجات کا حکم برقرار رہے گا۔ ہر فریق اس اپیل میں اپنے اخراجات خود برداشت کرے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: گنپت رائے۔

جواب دہندگان کے لیے ایجنٹ: کے جے کالی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document